

ایک ناج گھر یا شراب خانے کا کاروبار کھلے طور پر حرام پر بینی ہوتا ہے۔ فرض کیجیے کہ ایک شخص اپنے اور اپنے بچوں کو فاقہ اور موت سے بچانے کے لیے جگہ جگہ ملازمت تلاش کرتا ہے لیکن کہیں کامیابی نہیں ہوتی اور آخر کار سے ایک ناج گھر پر چوکیداری کی ملازمت مل جاتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہاں پر حرام کا ارتکاب ہو رہا ہے لیکن اس کے سامنے انتخاب یہ ہے کہ وہ یا تو فاقہ سے مر جائے یا صبح سے رات تک چوکیداری کی مشقت کر کے اتنی رقم حاصل کر لے کہ بچے اور وہ خود فاقہ سے نہ میریں۔ ایسی صورت حال میں شریعت اس کے لیے ایسی روزی کو اس وقت تک حلال قرار دیتی ہے جب تک اسے ایک حلال روزگار نہ مل جائے۔ انسانی جان بجانا شریعت کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ اس لیے قرآن کریم نے جو اصول دیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایسی مجبوری آپڑے جس میں بغیر کسی با غایبانہ روشن کے اضطرار ایک منوع شے استعمال کرنی پڑے تو صرف ضرورت کی حد تک اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ رہا معاملہ ایسے بکوں کا جو غیر سودی بنیاد پر کام کر رہے ہوں تو ان کی ملازمت اس زمرے میں نہیں آتی۔ وہاں پر کام کرنا ہر لمحہ اس سے جائز ہے۔ (۱-۱)

### متنقی: نکاح کی ایک صورت؟

س: اسلام میں نکاح کا جو تصور ہے وہ یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں بہ رضا و غبت آپس میں شادی پر راضی ہوں اور اس پر کم سے کم دو گواہ موجود ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر متنقی لڑکے اور لڑکی کی خوشی سے اور ان دونوں کے والدین کی باہمی رضامندی سے طے پائی ہو تو کیا اس کو نکاح کی ایک صورت تصور کیا جاسکتا ہے؟

ج: ایک لڑکے اور لڑکی کے درمیان عقد نکاح دراصل ایک ایجاد و قبول کا معاملہ اور اعلان ہے جس میں لڑکی کی طرف سے اس کے ولی یا وکیل کا گواہوں کے سامنے یہ اظہار کرنا کہ لڑکی بغیر کسی دباؤ کے اپنی مرضی سے نکاح پر آمادہ ہے اور رشتے کو منظور کرتی ہے، اور لڑکے کا گواہوں کے سامنے اس بات کے اظہار کا نام ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہے۔ اگر

لڑ کے اور لڑکی کے والدین نے آپس میں رضامندی کا انعام کیا ہے لیکن لڑکے نے گواہوں کے سامنے قبولیت کا اعلان نہیں کیا تو اسے عقدِ نکاح تصور نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اگر کسی مجبوری کی ہاپر لڑکا خود قبولیت کا اعلان نہ کر سکتا ہو تو اس کا وکیل اس کی طرف سے ثبوت یا شہادت کی بنیاد پر قبولیت کا اعلان کر سکتا ہے۔ گواستنے اہم اور ذمہ داری کے معاملے میں خود لڑکے کا قبولیت کا اعلان کرنا لازماً افضل اور روح عقد کے مطابق ہے۔

رہا سوال متعلق کا، تو اس کا کوئی تلقی عقدِ نکاح سے نہیں ہے۔ یہ ایک مقامی رسم ہے جس کی کوئی سند قرآن و سنت سے نہیں ملتی اور یہ رشتہ کو حلال نہیں کر سکتی۔ صرف عقدِ نکاح ہی رشتے کو قائم و حلال کرتا ہے۔ (۱-۱)

## ریانگ ایکی مدوسے نماز کا ترجمہ سکھانے کا جدید طریقہ ”صبح القرآن“ کی طرز پر تیار کیا گیا منفرد ترجمہ نماز

# صبح الصلاوة

تألیف: پروفیسر عبدالرحمن طاہر

استاد: انسی نیوت آف ایجور یونیورسٹی سیرچ پنجاب یونیورسٹی کالج اعظم کیپس لاہور

جس میں ترجمہ نماز کے علاوہ نماز جنازہ کی دعائیں، خطبہ، منسوخہ اور نماز میں پڑھی جانے والی آخری پارے کی چند سورتوں کا ترجمہ بھی ”صبح القرآن“ کی طرز پر شامل کیا گیا ہے جو اسکے ایک صفحے پر تین رنگ استعمال کئے گئے ہیں، سیاہ رنگ اور دو میں مستعمل 65 فیصد الفاظ کیلئے، نیلا رنگ بار بار استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ کیلئے اور سرخ رنگ نے الفاظ کیلئے جو تقریباً 15 فیصد ہیں، اردو میں استعمال کی وضاحت اس صفحے کے حاشیے میں کرو دی گئی ہے۔ ☆ دوسرے صفحے پر بھی الفاظ دوبارہ الگ الگ خانوں میں درج کئے گئے ہیں اور ایک لفظ کے ہر جزو الگ رنگ دے کر اسی رنگ میں اسکا ترجمہ واضح کیا گیا ہے۔ اگر اس جدید طریقے سے نماز کا ترجمہ کہراںی سے بھول جائے تو یقیناً ہماری نمازوں میں خشوع و خصوع پیدا ہو سکتا ہے۔  
نوٹ: ”صبح القرآن“ کا دوسرا پارہ 15 شوال تک شائع ہو جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔